

مالی: مہلکم انڈسٹری سے بڑے لوگ آئے تھے۔ سرکار..... آپ کا بہت اعتبار کیا ہم لوگوں نے۔

سکندر: بس بھیا میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔

مالی: مجھے بتا رہا تھا خاناماں مائی باپ۔ آپ تو فیئر انگریزی دوا کریں گے۔ پر جو میری بات مانیں دعائیں بڑا اثر ہوتا ہے۔ ایک بار آزمائیں سرکار کوئی ہرج نہیں۔

سکندر: میں سمجھتا ہوں مجھے بھی کسی کی بددعا ہے سب کچھ ہے دولت شہرت..... سب کچھ اور ہر وقت اندر ایک آندھی سی چلتی رہتی ہے۔ ریت کے تودے اڑتے رہتے ہیں۔ لیکن تم کیا سمجھو گے۔

مالی: دور نہیں یہاں سے مائی باپ۔ جب آپ سٹوڈیو کی طرف نکلیں تو پہلے موڑ پر نہر کی طرف مت جائیں سیدھے بائیں ہاتھ چلے جائیں کچے راستہ پر۔ آدھ فرلانگ کا راستہ ہے کچی سڑک پر دور نہیں ہے مزار سرکار کا پارک کر دیں ٹینکی کے پاس۔

سکندر: کہاں بھیج رہے ہو مجھے۔

مالی: آپ علاج کراتے رہیں ڈاکٹر صاحب کا۔ بس ایک بار پکی سرکار پر حاضری ضرور دیں مائی باپ وہاں ایک مستانی رہتی ہے۔ جو اس کے منہ سے نکل جاتا ہے پورا ہو جاتا ہے۔

سکندر: سکون عطا کر دے گی وہ۔ گھر میں۔ باہر؟

مالی: ہاں جی پہنچی ہوئی بزرگ ہے۔ کہتے ہیں بارہ مربع جائیداد تھی اس کی ٹیوب ویل لگا تھا۔ اللہ کے نام پر چھوڑ دیا سب کچھ.....

سکندر: خوف نکال دے گی سارے؟ لوگوں کی تعریف سے آزاد کرادے گی؟

مالی: سب جی..... سب..... اپنے خاناماں کی بیٹی کو طلاق ہونے والی تھی۔ اس کے منہ سے نکلا جادو واژه کھول دیا ہے۔ گھر سے مائی باپ خود سسرال والے خاناماں کی بیٹی کو لے گئے محبت کے ساتھ۔

سکندر: کوئی اس کی نشانی۔

مائی: وہ تو مائی باپ دور سے پہچانی جاتی ہے۔ سبحان نور ہی نور ہے اس کے چہرے پر۔  
 کہاں چھپے رہتے ہیں یہ لوگ..... آپ جائیں تو سہی ایک بار..... (ہاتھ جوڑ کر)  
 علاج آپ انگریزی کریں پر ایک بار حاضری ضرور دیں وہاں۔ پہلے موڑ پر بائیں  
 ہاتھ سامنے پانی کی ٹینگی نظر آئے گی۔ کار وہاں پارک کر دیں ادھر فرلانگ کا راستہ  
 نہیں مائی باپ۔ (جار ہا ہے)

سکندر: بھی کو ٹھی کا کیا بنا؟

مائی: کرائے پر چڑھادی ہے ڈائریکٹر غوری صاحب کو..... سب مل جل کر رہتے ہیں  
 سرکار مزے سے کوارٹروں میں۔

## کٹ

سین 22 ان ڈور دن

(ستارہ آنکھیں بند کر کے فرش پر بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے پر عجیب قسم کا ملکوئی حسن  
 ہے۔ طمانیت ہے۔ سکون ہے۔ ماسٹر لطیف کھانس کر داخل ہوتا ہے۔)

ستارہ: آئیے۔ آئیے ماسٹر جی آئیے۔

لطیف: (فاصلے پر بیٹھا ہے اور ہاتھ ملتا ہے) ایک بات عرض کرتی تھی میڈم۔

ستارہ: جی ماسٹر جی۔

لطیف: چھوٹا منہ ہے بڑی بات ہے..... پر..... دیکھیں جی میڈم۔ وہ میری تو اور بات تھی۔

ستارہ: آپ بات کریں۔

لطیف: فیروزہ کے جیتے جی تو اور بات تھی..... لیکن اب میڈم جی دیکھیں ناں فوزیہ

باہر نکلنے لگی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ باتیں ہوتی ہیں۔

ستارہ: ماسٹر جی کیا پوچھتے ہیں۔

لطیف: بس میڈم جی لوگوں کی عادت ہے..... کرتے ہیں باتیں..... ہم پر آپ کے بڑے

احسانات ہیں۔ بال بال آپ کے احسان تلے ہے۔ پر دیکھیں ناں اب کب تک یہ

بات چھپی رہ سکتی ہے فوزیہ باہر نکلنے لگی ہے۔ بچی ہے پیٹ کی ہلکی۔ ہم نے تو ساری عمر میڈم جی کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا آپ کے یہاں رہنے کا۔ پر اب لوگ فوزیہ کے رشتے کے لیے آتے ہیں سوال جواب کرتے ہیں آخر۔  
آپ کہنا کیا چاہتے ہیں ماسٹر جی۔

ستارہ:

لطیف: (کالوں کو ہاتھ لگا کر) میڈم جی پوچھتے ہیں۔ آپ کا میرا رشتہ..... (ہاتھ جوڑ کر) میں تو..... یہ جوان کیا ہوئی ہے آفت ہی آگئی ہے..... فیروزہ زندہ ہوتی تو اور بات تھی..... اب لوگ یقین تھوڑی کرتے ہیں منہ بولے رشتوں پر۔  
میں ابھی تک آپ کی بات نہیں سمجھی ماسٹر جی۔

ستارہ:

اٹھتے ہوئے

لطیف: یہ جو رشتے لینے والے ہوتے ہیں میڈم جی انکا دماغ بڑا ہلکا ہوتا ہے۔ دیکھیں سب آپ کی اختیار کی بات ہے۔ آپ چاہیں تو دو آدمی بلوا کر نکاح پڑھوا لیں میرے ساتھ..... لوگوں کی نظر میں جائز بات ہو جائے۔

ستارہ:

ماسٹر جی۔

ماسٹر: فیروزہ نہ مرتی میڈم جی تو اور بات تھی اب دنیا تو سگی بہن پر اعتراض کرتی ہے۔  
ستارہ: میں یہاں سے چلی جاؤں ماسٹر جی۔

ماسٹر: ناں ناں ناں میڈم جی آپ کے مجھ پر بڑے احسانات ہیں۔ فوزیہ کی زندگی کا سوال ہے۔

ستارہ: آپ کے بھی بڑے احسانات ہیں مجھ پر۔ سولہ سال مجھے پناہ دی ہے ماسٹر جی۔

ماسٹر: ناں میڈم جی یہ آپ کا گھر ہے۔ بالکل آپ کی مرضی ہے میں تو فوزیہ کی خاطر کہہ

رہا تھا..... مجھے کیا لینا ہے شادی سے قبر میں ناں لیں ہیں میری۔ آپ کی مرضی ہو تو

خیر ورنہ آپ کا گھر ہے۔ جم جم جی صدقے رہیں..... ان بد بخت لوگوں کے نزدیک

تو مرد اور عورت کا بس ایک ہی رشتہ ہے بد بخت لوگ۔ درفت (چلا جاتا ہے)

(ستارہ چپ چاپ حیرانی سے ماسٹر جی کو جاتا دیکھتی ہے پھر اٹھتی ہے کچھ سوچتی ہے رکتی

ہے۔ پھر کھونٹی سے سفید چادر اتار کر اوڑھتی ہے۔ کمرے پر آخری نظر ڈالتی ہے اور باہر

چلی جاتی ہے۔)

(مزار کے سامنے ایک چھوٹا سا برآمدہ ہے۔ گیلری نما۔ اس کے دونوں طرف ستون ہیں۔ مزار کے سامنے ایک ستون کے ساتھ اباجی ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس ہی ان کے مانگنے کا پیالہ پڑا ہے۔ اباجی اس وقت گارہے ہیں۔)

اباجی: جب کبھی جلنا ایسے جلنا باقی بچے نہ راکھ

راکھ بچے تو جل جائے گی من گنی کی ساکھ

یہ گیت ٹکڑوں میں گایا جاتا ہے۔ جس وقت اباجی یہ گاتے ہیں مزار کی طرف سے ملنگنی آپاجی آتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہار ہیں۔ وہ ایک ہار باپ کے اوپر پھینکتی ہے اور بڑی شان سے برآمدے میں چلتی جاتی ہے۔ کیمرہ اس کے سامنے Track back ہوتا ہے۔ اس کے چہرے پر ایک شان استغنا ہے۔ جمال ہے اس کا ناٹھ ایک Psychotic انسان کی طرح دنیا سے کٹ چکا ہے۔ برآمدہ کے آخر میں جب وہ پہنچتی ہے تو سکندر ان کیمرہ ہوتا ہے۔ وہ آپاجی کو کراس کر کے برآمدے میں ایک ستون کے ساتھ لگ کر بیٹھ جاتا ہے۔ آپا جی کیمرے سے باہر نکل کر مزار کے صحن میں چلی جاتی ہے۔ کیمرہ سکندر کو Tight میں Treat کرتا ہے۔ سکندر ایک ستون کے ساتھ کمر لگا کر بیٹھتا ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اور پھر یکدم ہاتھ اپنے زانوں کے گرد جمائیل کر کے اپنا سر گھٹنوں پر رکھتا ہے۔ اس وقت اباجا نا بند کرتا ہے۔

ابا: تارا..... تارا بیٹھے کون ہے۔ عاصم..... گلینہ..... کون آیا ہے۔ تارا بیٹھے..... تو بولتی کیوں نہیں تجھے میری آواز نہیں آتی۔

(جس وقت باپ یہ ڈائیلاگ بولتا ہے کیمرہ اس پر مرکوز ہے پھر لاگ میں دکھاتے ہیں کہ برآمدے سے آگے صحن میں آپاجی کھڑی ہے مزار کے بڑے دروازے سے ستارہ داخل ہوتی ہے۔ اب کیمرہ لاگ میں شاٹ کو Treat نہیں کرتا بلکہ ستارہ اور آپاجی پر آتا ہے۔ ستارہ نے ایسے چادر اوڑھ رکھی ہے اس کی صرف آنکھیں باہر ہیں۔ باقی چہرہ ڈھکا ہوا ہے۔ جیسے عام طور پر مزاروں پر عورتیں ماتھا اور آنکھیں ننگی رہنے دیتی ہیں لیکن باقی چہرہ

چادر میں ڈھکا ہوتا ہے۔ ستارہ غم سے نڈھال ہے اور نظریں جھکی ہوئی ہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ آبا جی اس کے گلے میں ہار ڈالتی ہے اور بہت آہستہ نعرہ لگاتی ہے۔

آپا: حق اللہ..... اللہ ہو..... باقی رہے نہ کوئی جو.....

نہ ستارہ آبا جی کو پہچانتی ہے نہ آبا جی ستارہ کو دونوں ایک دوسرے کو کراس کر جاتی ہیں۔ آبا جی آف کیمرہ چلی جاتی ہیں اب کیمرہ ستارہ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ وہ برآمدے میں آتی ہے۔ برآمدے کے شروع میں ستون کے ساتھ لگ کر سکندر بیٹھا ہے۔ لیکن اس کا سر بازوؤں میں ہے۔ ستارہ اپنے گلے سے ہار اتار کر اس کے سر پر ڈالتی ہے۔ اور آگے بڑھتی ہے۔ جب وہ دو قدم آگے بڑھ جاتی ہے تو سکندر اسے پشت کی طرف سے دیکھتا ہے۔ اور دیکھتا چلا جاتا ہے۔ اب کیمرہ سکندر کو چھوڑ کر ستارہ کو Follow کرتا ہے۔ وہ برآمدے کے آخر میں پہنچتی ہے اور باپ سے دو قدم کے فاصلے پر بیٹھتی ہے۔ اس وقت وہ چادر کے نقاب سے ہاتھ چھوڑتی ہے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے۔

آبا: تارا۔ تارا بیٹے..... بیٹے سر اور محبت دونوں جڑواں بچے ہیں۔ دونوں اندھے ہیں۔ اندر کی آنکھ سے دیکھتے ہیں دونوں۔ میرے ساتھ آواز ملا کر گائیے..... محبت کے ساتھ اندر کی آنکھ کھول کر.....

(یکدم ستارہ پلٹ کر باپ کو دیکھتی ہے۔ غم سے اس کا کیجہ پھٹ جاتا ہے۔ وہ باپ سے پلٹ جاتی ہے۔)

ستارہ: آبا جی۔ آبا جی..... مجھے پتہ تھا آپ مجھے لینے آئیں گے۔ مجھے پتہ تھا..... میں جانتی تھی۔

اس وقت کیمرہ دونوں کو فرنٹ میں رکھ کر پیچھے سکندر کو Include کرتا ہے۔ سکندر اس وقت کھڑا ہے۔ اور سر سے رومال باندھا ہوا ہے۔ ستارہ جس وقت باپ سے پلٹتی ہے اسے سکندر نظر آتا ہے۔ وہ باپ کو چھوڑ کر سکندر کی طرف بڑھتی ہے۔ اب پھر وہ نقاب کی طرح چادر سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ سکندر کی طرف بڑھتی ہے۔)

باپ: تارا..... تارا بیٹے..... یا میرے اللہ یہ بھی خوب ہے؟ ہمیشہ کی طرح۔ صرف

خواب۔

(سکندر کھڑے ہو کر ٹیک اتارتا ہے اپنی آنکھیں ملتا ہے۔ پھر ستون کے ساتھ سر لگا کر مکمل دکھ کی تصویر بنا کھڑا ہے۔ ستارہ اس کے پاس آکر رکتی ہے۔ ستارہ کا چہرہ نقاب میں ہے اور سکندر اس کو مائی جی سمجھتا ہے۔)

سکندر: مائی جی..... میں آپ کی بڑی شہرت سن کر آیا ہوں..... میں نے سنا ہے آپ کے منہ سے جو بات نکلتی ہے پوری ہو جاتی ہے۔ میں بڑی آس لے کر آیا ہوں۔ میری زندگی میں بظاہر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ میرے پاس سب کچھ ہے۔ دولت..... شہرت بیوی..... لیکن مائی جی..... دولت کا میرے لیے کوئی مصرف نہیں..... شہرت میرے پاؤں تلے سے کھسک رہی ہے..... اور بیوی..... اس کے پاس بچہ نہیں ہے..... کہ وہ..... مجھ سے کوئی رشتہ قائم کر سکے۔

(ستارہ اس کی طرف پیٹھ کرتی ہے۔ فاصلے سے آواز آتی ہے۔)

آپا: حق اللہ..... اللہ ہو..... باقی رہے نہ کوئی جو.....

سکندر: آپ پاک لوگ ہیں۔ پہنچے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ کی دعا مستجاب ہے۔ میرے لیے گھر اور باہر دونوں یکساں دوزخ ہیں مائی جی..... شاید بچہ ہو۔ تو میرے گھر میں سکون آجائے..... شاید اگر میں لوگوں کی تعریف سے آزاد ہو جاؤں ان کی تعریف کے سہارے سے مجھے آزاد کر دیجئے مائی جی۔

(بہت آہستہ)

ستارہ: وہی سکون دیتا ہے سب کو..... وہیں سے سب کو سکون مل سکتا ہے۔ ہم تمہیں کیا دے سکتے ہیں۔ (آہستہ) سکندر۔

(سکندر اس کی چادر کا بوسہ دیتا ہے۔ ستارہ اس طرح کھڑی ہے کہ اس کی پشت سکندر کی طرف ہے۔ وہ باپ کی طرف چلتی ہے۔ ستارہ کو سکندر جاتے دیکھتا ہے۔ پھر برآمدے سے باہر نکل جاتا ہے۔ ستارہ باپ کے پاس پہنچ کر واپس دیکھتی ہے۔ سکندر حزار سے باہر کی طرف لوٹ رہا ہے۔ اس پر باپ کی آواز سو پر امپوز ہوتی ہے۔)

باپ: میرا تو خیال تھا تارا..... اب اگر ہم ملے تو کبھی نہیں میچھڑیں گے..... تو خواب ہے

کہ حقیقت بول تارا..... بول بیٹے۔

(اب ستارہ باپ کے پاس بھی ہوئی بیٹھی ہے۔ باپ ہاتھ سے زمین کو ٹٹول رہا ہے۔)

ستارہ: میں آگئی ہوں ابا۔

باپ: ہمیشہ کے لیے بیٹے۔

ستارہ: ہمیشہ کے لیے ابا۔

باپ: آواز اٹھائیے۔ شکر یے کے ساتھ محبت کے ساتھ۔ ہم لوگ تو..... اور کسی طرح

اپنے رب کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے تارا..... گا میرے ساتھ تارا گاتی رہ..... ہمیشہ اس کی حمد کرتی رہ۔

(گاتا ہے)

باپ: جب کبھی گانا گاتے ہی رہنا کھینچتے رہنا تان۔

ستارہ: جب کبھی گانا گاتے ہی رہنا کھینچتے رہنا تان۔

باپ: اس اک تان کی آس پہ جس میں کھینچ جائے گی جان۔

ستارہ: اس اک تان کی آس میں جس..... (دونوں مل کر گاتے ہیں۔ باپ مر جاتا ہے۔

اس کا سر ستون سے ڈھلک کر ستارہ کے کندھے پر پڑتا ہے۔ ستارہ باپ کا چہرہ دیکھتی ہے۔ غم سے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے اور آنکھیں بند کرتی ہے۔ پھر پیار سے

باپ کے کندھے کے گرد بازو حماہیل کرتی ہے اور گاتی ہے۔)

ستارہ: جب کبھی جلنا ایسے جلنا باقی رہے نہ راکھ

راکھ بچے تو گر جائے گی من آگنی کی ساکھ

Tight close میں ستارہ اور ابا کا چہرہ رہتا ہے۔ اس پر ٹیلیپ آتے ہیں۔